

Lesson 21. Al-Baqarah (Ayaat 172 - 176): Day 75

سُورَةُ الْبَقَرَةِ کی تفسیر

يَا أَيُّهَا

يَا أَيُّهَا

اے

اے

الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنَّ

الَّذِينَ	آمَنُوا	كُلُوا	مِن	طَيِّبَاتِ	مَا	رَزَقْنَاكُمْ	وَ	اشْكُرُوا	لِلَّهِ	إِنَّ
لوگو جو	ایمان لائے ہو	کھاؤ	سے	پاکیزہ	جو کہ	دیا ہم نے تم کو	اور	شکر کرو	واسطے اللہ کے	اگر

اہل ایمان جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائی ہیں ان کو کھاؤ اور اگر اللہ ہی کے بندے ہو تو (اس کی

كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴿١٤٢﴾ إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ

كُنتُمْ	إِيَّاهُ	تَعْبُدُونَ	﴿١٤٢﴾	إِنَّمَا	حَرَّمَ	عَلَيْكُمْ	الْمَيْتَةَ	وَ	الدَّمَ	وَلَحْمَ
ہو تم	اسی کی	عبادت کرتے		نہیں سوائے اسکے کہ	حرام کیا ہے	اوپر تمہارے	مردار	اور	خون	اور گوشت

نعمتوں کا) شکر بھی ادا کرو ﴿١٤٢﴾ اُس نے تم پر مہر اہوا جانور اور لہو اور سُور کا گوشت اور جس چیز پر اللہ کے سوا

الْخَنِزِيرِ وَمَا أَهْلُ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ

الْخَنِزِيرِ	وَمَا	أَهْلُ	بِهِ	لِغَيْرِ	اللَّهِ	ۚ	فَمَنِ	اضْطُرَّ	غَيْرَ	بَاغٍ	وَلَا	عَادٍ
سُور کا	اور جو کچھ	پکا راجائے	اوپر اسکے	واسطے غیر اللہ کے	پس جو کوئی	بے بس ہو	نہ	حد نکل جانے والا	اور نہ	زیادتی کرنے والا		

کسی اور کا نام پکا راجائے حرام کر دیا ہے۔ ہاں جو ناچار ہو جائے (بشرطیکہ) اللہ کی نافرمانی نہ کرے اور حد (ضرورت) سے باہر نہ نکل جائے

فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿١٤٣﴾ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ

فَلَا	إِثْمَ	عَلَيْهِ	ۖ	إِنَّ	اللَّهَ	غَفُورٌ	رَّحِيمٌ	﴿١٤٣﴾	إِنَّ	الَّذِينَ	يَكْتُمُونَ
پس نہیں	گناہ	اوپر اس کے	بے شک	اللہ	بخشنے والا	مہربان ہے	بیشک	وہ لوگ کہ	چھپاتے ہیں		

اُس پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے ﴿١٤٣﴾ جو لوگ (اللہ کی) کتاب سے

مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۚ أُولَٰئِكَ مَا									
مَا	أَنْزَلَ	اللَّهُ	مِنْ	الْكِتَابِ	وَ	يَشْتَرُونَ	بِهِ	ثَمَنًا	قَلِيلًا ۚ أُولَٰئِكَ مَا
جو کچھ	اتارا ہے	اللہ نے	سے	کتاب	اور	مول لیتے ہیں وہ	بدلے اسکے	مول	تھوڑا
اُن (آئیوں اور ہدایتوں) کو جو اُس نے نازل فرمائی ہیں چھپاتے اور ان کے بدلے تھوڑی سی قیمت (یعنی دنیاوی منفعت) حاصل کرتے ہیں									
يَاْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ									
يَاْكُلُونَ	فِي	بُطُونِهِمْ	إِلَّا	النَّارَ	وَ	لَا	يُكَلِّمُهُمُ	اللَّهُ	يَوْمَ الْقِيَمَةِ
کھاتے	بچ	اپنے پیڑوں کے	مگر	آگ	اور	نہ	بات کرے گا ان سے	اللہ	دن
وہ اپنے پیڑوں میں محض آگ بھرتے ہیں ایسے لوگوں سے اللہ قیامت کے دن نہ کلام کرے گا اور نہ ان کو (گناہوں									
وَلَا يُزَكِّيهِمْ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۚ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الضَّلٰةَ									
وَلَا	يُزَكِّيهِمْ	ۖ	وَلَهُمْ	عَذَابٌ	أَلِيمٌ	ۚ	أُولَٰئِكَ	الَّذِينَ	اشْتَرُوا الضَّلٰةَ
اور	نہ	پاک کرے گا ان کو	اور	واسطے اسکے	عذاب ہے	دردناک	یہ لوگ وہ ہیں	جنہوں نے	مول لیا
سے) پاک کرے گا اور اُن کے لیے دکھ دینے والا عذاب ہے ﴿۱۷۶﴾ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت چھوڑ کر									
بِالْهُدٰى وَالْعَذَابِ بِالْمَغْفِرَةِ ۖ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۷﴾									
بِالْهُدٰى	وَالْعَذَابِ	بِالْمَغْفِرَةِ	ۖ	فَمَا	أَصْبَرَهُمْ	عَلَى	النَّارِ	﴿۱۷۷﴾	
بدلے ہدایت کے	اور عذاب کو	بدلے بخشش کے	پس کیا	صبر کرتے ہیں وہ	اوپر	آگ کے			
ذٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۖ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي									
ذٰلِكَ	بِأَنَّ	اللَّهَ	نَزَّلَ	الْكِتَابَ	بِالْحَقِّ	ۖ	وَ	إِنَّ	الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي
یہ	اس واسطے ہے کہ	اللہ نے	اتارا	کتاب کو	ساتھ حق کے	اور	بے شک	جنہوں نے	اختلاف کیا
یہ اس لیے کہ اللہ نے کتاب سچائی کے ساتھ نازل فرمائی۔ اور جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں									
الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ﴿۱۷۸﴾									
الْكِتَابِ	لَفِي	شِقَاقٍ	بَعِيدٍ	﴿۱۷۸﴾					
کتاب کے	البتہ بچ	خلاف	دور کے ہیں						
(آخر نیکی سے) دور (ہو گئے) ہیں ﴿۱۷۸﴾									

آج کے سبق کا خلاصہ۔ حلال اور حرام کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے۔ پچھلے سبق میں ہم نے کچھ کھانے پینے کی بات شروع کی تھی۔ ہم نے دیکھا تھا کہ مشرکین مکہ نے کچھ جانوروں کے گوشت کے بارے میں اپنی مرضی سے تبدیلیاں کر رکھی تھیں۔ کچھ حلال کو اپنی مرضی سے حرام قرار دے دیا تھا اور کچھ حلال کو حرام۔ اور پھر اللہ کا نام لگا دیتے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے آج کل کوئی اپنی مرضی سے مذہب میں کوئی تبدیلی کرے اور پھر کہے کہ ہمیں قرآن اور حدیث سے یہ حکم ملتا ہے۔

مشرکین مکہ یہ کیوں کرتے تھے کیونکہ وہ بتوں کے نام پر جانوروں کو قربان کرتے یا ان کے نام پر کسی درگاہ پر چھوڑ دیتے۔ اور کسی جانور کو روایتاً بھینٹ چڑھا دیتے۔

اب اُسی معاشرے میں اسلام آیا۔ سب صحابہ کرام کا تعلق ظاہر ہے اسی معاشرے سے تھا۔ یاد رکھیں

عبادات کرنی آسان ہوتی ہیں نماز اور روزے ہم کر لیتے ہیں۔ باپ دادا کی رسمیں اور روایات کو توڑنا

مشکل لگتا ہے۔ اس بت کو توڑنا لازم ہے۔ ایمان والا اللہ کی محبت میں شدید ہوتا ہے۔ اللہ کا پیارا ان سے

یہ سب کرواتا ہے کہ یہ میرے رب کا حکم ہے۔ وہ اللہ کی خاطر سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِن كُنتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ

﴿۱۴۲﴾ اے اہل ایمان جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا فرمائیں ہیں ان کو کھاؤ اور اگر خدا ہی کے

بندے ہو تو اس (کی نعمتوں) کا شکر بھی ادا کرو۔

کھانے پینے کی بات ہے، ہمارے کھانے پینے کا ہماری شخصیت پر اور عبادات پر اثر ہوتا ہے۔ ہماری

Eating Habits ہم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ کچھ لوگ گوشت زیادہ کھاتے ہیں۔ کچھ زیادہ بھاری

غذائیں کھاتے ہیں۔ جب ہم بچے کو چاکلیٹ، کوک، آئس کریم اور اسی طرح کی چیزیں دیں گے تو کیا وہ

سکون سے بیٹھے گا؟ اگر ہم بچے کو کھجور اور دوسرے پھل دیں۔ سبزیاں کھلائیں۔ مچھلی دیں تو اس میں دھیمپن آئے گا ورنہ بچہ غصہ کرے گا اور Hyper ہو گا۔

یاد رکھیں گاڑی میں جیسا پٹرول ڈالیں گے گاڑی ویسے ہی چلے گی۔ خراب پٹرول ہو گا تو اس میں کچرا آ جائے گا۔ آپ خود دیکھ لیں کہ اب ہم اگر پانی اور دودھ پئیں تو کیسا اثر ہو گا اور اگر گیس والی سافٹ ڈرنک لیں تو کیا ہو گا؟

ہمارا جسم بہت حساس ہے۔ ہمیں اپنے جسم کی دیکھ بھال کرنی ہے۔ جو کھائیں گے اس کا ہمارے سارے جسم پر اثر ہو گا۔ جس طرح ہر کھانے کا ظاہری اثر ہوتا ہے اسی طرح اندرونی طور پر بھی اثر ہو گا۔ آپ بریانی، کھیر، سمو سے پکوڑے کھائیں۔ یا سادے دال چاول کھا کر دیکھ لیں کہ آپ کیسا محسوس کرتے ہیں۔ پراٹھے کھائیں یا سادا دلیہ۔ جسم کے لئے کیا بہتر ہو گا؟

اللہ ہمیں حلال اور پاکیزہ کھانے کا حکم دیتا ہے۔ پاکیزہ یہ ہے

صورت سے تازہ ہو۔ یہ نہیں کہ بھون بھون کر کھانے کی ساری غذائیت ہی مار دیں۔ ہم کیا کرتے ہیں موٹے چھلکے اُتار کر سب وٹامنز اُتار دیتے ہیں۔

دیکھنے میں اچھا لگے۔ گلاسٹرانہ ہو۔ دھو کر کھائیں۔ پان چھالیہ طیب نہیں ہے۔ دالیں رنگی ہوئی نہیں ہوں۔ مصنوعی طریقے سے محفوظ نہ کیا گیا ہو۔ کوشش کریں تازہ ہو۔ قدرتی کھانے بہترین ہیں۔

قدرتی دودھ میں صرف مناسب چکنائی ہوتی ہے۔ لیکن مصنوعی طور پر محفوظ کیا ہوا دودھ بہت سارے اچھے لیکن بُرے اجزاء سے بنایا گیا ہوتا ہے اور چکنائی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لئے لوگ موٹے

جلدی ہو جاتے ہیں۔ خوبصورت لیبل میں ہم غلط غذائیں کھا رہے ہیں۔ فطرت پر رہیں گے تو ہمارے لئے اچھا ہے۔ فطرت سلیمہ پر رہیں گے تو صحت اچھی رہے گی۔

ہم تو کھانے ہی پکانے میں لگی رہتی ہیں۔ زیادہ تر لوگ سلاڈ اور سینڈوچ ہی کھاتے ہیں۔ ہم لذیذ اور بہت سارا کھانا چاہتے ہیں۔ اللہ کی قدرت کو دیکھو کہ کس طرح ہمیں دودھ ملتا ہے۔ جب کھاتے ہیں تو ذمہ داری سے کھائیں۔ بھوک رکھ کر کھائیں۔

کمائی حلال ہو۔ ظلم سے نہ کھائیں۔ کمائی سود اور شراب والی نہ ہو۔ اسلام ہمیں حرام ذرائع سے کھانے سے منع کرتا ہے۔ اب ہر بندہ دعائیں تو مانگتا ہے چاہے حلال کھاتا ہے یا حرام۔ ایک ماں اگر شراب بیچنے والے یا بیب کے مالک بیٹے کے لئے دعا کرتی ہے تو کیا دعا قبول ہوگی؟

شراب کے موضوع پر امریکن اسلامی سکالر رضوان صاحب کا لیکچر سنیں۔

وہ کہتے ہیں کہ ایک شراب کی بوتل بکتی ہے تو وہ کہاں کہاں جا کر کیا کیا تباہی مچاتی ہے؟

اسلام کہتا ہے نہ گندی چیز کھائیں نہ بیچیں۔ سگریٹ، حقہ اور تمباکو پاکیزہ اور طیب نہیں ہیں۔ کھانا صحت بخش ہو اور صحیح طریقے سے کھایا گیا ہو۔ اور پھر اللہ کی عبادت کریں۔

کھانے مانیکر و ویو میں بہت زیادہ نہ گرم کریں۔ اس کی شعاعیں صحت کے لئے مناسب نہیں ہیں۔

آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ پاکیزہ کھانے کھا کر اللہ کا شکر ادا کرو۔ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرو۔

یہ اسلام کا وہ خوبصورت نظریہ ہے کہ اسلام اچھا کھانے سے روکتا نہیں ہے۔ آپ حلال، پاکیزہ اور لذیذ کھانے کھائیں پھر اللہ کا شکر ادا کریں۔ اللہ کی نعمتوں کی قدر کریں۔ اللہ نے یہ سب ہمارے کھانے کے لئے بنائے ہیں۔ اللہ ہمیں کھانے سے لطف اندوز ہونے کی اجازت دیتا ہے۔

مسلمان کی تو خوبی ہے کہ وہ مہمان نواز ہے۔ دوسروں کو کھلا کر خوش ہوتا ہے۔ کھائیں پیئیں پھر اللہ کا شکر ادا کریں۔ عبادت کریں۔ اللہ کو یاد رکھیں۔

مشرکین مکہ میں سے بعض لوگ گوشت کھاتے ہی نہیں تھے اور کچھ جانوروں کو بتوں کے نام پر چھوڑتے تو ان کو اپنے اوپر حرام کر لیتے تھے۔ ہم میں سے کچھ لوگ گائے کا گوشت نہیں کھاتے۔ آپ سب حلال چیزیں کھائیں۔ ہاں یہ الگ بات ہے کہ کوئی چیز پسند نہیں تو کم کھائیں لیکن حلال چیزوں سے کراہت محسوس نہ کریں۔

جس دن بہت اچھا کھائیں، اللہ کا بہت شکر ادا کریں۔ یہ نہیں کہ کھا کر لیٹ گئے اور نماز بھی گئی یا کھا کر گانے سننے لگ جائیں۔ کھا کر اللہ کی ناشکری نہ کریں۔

ہم تو اب روز اچھا کھانا کھاتے ہیں۔ آج اپنے گھر میں دیکھیں کہ ہمارے گھروں میں کتنی ورائٹی کا صرف گوشت اور اس سے بنی ہوئی چیزیں ہیں۔ کیا ہم یا ہمارے بچے اتنے شکر گزار ہیں؟

آج کل ہمارے بچے کس لئے پارٹیز یا تقریبات میں جاتے ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ ہم گھروں میں ان کی پسند کے کھانے کھلا کر ان کو بگاڑ دیتے ہیں۔ ایک ہفتے کا فاقہ دے کر دیکھیں۔ کیسے سیدھے ہو جائیں

گے۔ اُتنا ہی پکائیں جتنی ضرورت ہوتی ہے۔ نمک، مرچ اور مصالحے کم ڈالیں۔ قدرتی ذائقے سے

چیزیں کھائیں۔ بندہ مومن تو وہ ہے کہ جتنا اچھا کھائے اتنا ہی زیادہ شکر ادا کرے۔

دعوتوں میں کھانے کھائیں تو نافرمانی کے کام نہ کریں۔ اللہ کا احسان مانیں۔ اور دینے والے کا شکر ادا کریں۔